گزشتہ سالوں کا صدقہ فطر ادا کرنے کا طریقہ

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-1669

تاریخ اجراء: 03ذوالقعدۃالحرام1444ھ/23مئی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت کی عمر 50 سال ہے، لیکن اس نے کئی سالوں سے فطرانہ ادا نہیں کیا، تو وہ کس طرح فطرانہ دے گی اور کس سال کا حساب لگا کر دے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس عورت پر گزشتہ جتنے بھی سالوں کا صدقہ فطر واجب ہوتا رہا، اور اس نے ادا نہیں کیا، تو ان تمام سالوں کا فطرانہ ادا کرنا اس پر لازم ہوگا، اب ادا کرنے سے ادا ہی ہوگا قضا نہیں ہوگا کیونکہ عمر بھر اس کا وقت ہے اگرچہ سنت طریقہ یہ ہے کہ جس سال صدقہ فطر لازم ہوا، اس سال عید کی نماز سے پہلے ادا کرے۔

اور اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ:

جس سال کا صدقہ فطر ادا کرنا ہے، اس سال کے اعتبار سے جو صدقہ فطر بن رہا ہوگا، وہ ادا کرنا لازم ہوگا، البتہ اگر موجودہ سال میں ریٹ پچھلے سالوں کے اعتبار سے زیادہ ہو اور وہ موجودہ سال کے اعتبار سے ہی گزشتہ سالوں کا صدقہ فطر ادا کردے، تب بھی درست ہے، کیونکہ اس صورت میں واجب کی ادائیگی میں کمی واقع نہیں ہورہی۔

درمختار میں ہے"صدقة الفطر (تجب۔۔۔موسعا في العمر) عند أصحابنا وهو الصحيح بحر عن البدائع معللا بأن الأمر بأدائها مطلق" ترجمہ: ہمارے اصحاب کے نزدیک صدقہ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کا وقت ہے، اور یہی صحیح ہے، بحر میں بدائع کے حوالے سے اس کی یہ علت بیان کی کہ اس کی ادائیگی کا حکم مطلق ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے"(قوله: مطلق) أي عن الوقت فتجب في مطلق الوقت وإنما يتعين بتعيينه فعلا أو آخر العمر، ففي أي وقت أدى كان مؤديا لا قاضيا" ترجمہ: (مصنف کا قول: مطلق) یعنی وقت سے مطلق، پس مطلق وقت میں اس کا وجوب ہے اور یہ وجوب ادائیگی کے وقت یا آخری عمر میں متعین ہوگا تو

پوری عمر میں جب ادا کرے گا، ادا کرنے والا ہی ہو گا، قضا کرنے والا نہیں ہو گا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج2، ص359، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "صدقہ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہو گا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے، اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دینا ہے۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ5، ص935، مکتبۃ المدینہ)

در مختار میں ہے" (وجاز دفع القيمة في زكاة وعشر وخراج وفطرة۔۔۔) وتعتبر القيمة يوم الوجوب۔"

ترجمہ: اور زکاۃ، عشر، خراج اور فطرانے میں قیمت دینا جائز ہے اور قیمت واجب ہونے کے دن کی معتبر ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج2، ص285، 286، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net